20882 ـ فوت شده نمازوں كى قضاء كس طرح ادا كى جائے ؟

سوال

جب نمازكا وقت نكل جائے توہم قضاء ميں كتنى ركعات ادا كريں ؟
بعض كہتے ہيں كہ ہميں اتنى ركعات ہى ادا كرنى ہونگى جوفوت ہوئي ہيں ، اگر ميرے پاس وقت نہ ہو اورنماز قضاء ہوجائے تو فى الحال ميں ايسا ہى كرتاہوں

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول :

مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ وہ بغير كسى عذر كے نماز كے وقت ميں تاخير كرے حتى كہ اس كا وقت ہى نكل جائے كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

يقينا مومنوں پر وقت مقررہ ميں نماز ادا كرنا فرض ہے النساء (103)

وہ جس كى بناپر نماز ميں تاخير مباح ہے اوروقت پرادا نہيں ہوسكتى ان ميں نيند اوربھول شامل ہے اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ميں ملتى ہے :

انس بن مالک رضي اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى مكرم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(جو كوئي نماز ادا كرنا بھول جائے يا اس سے سو جائے تواس كا كفارہ يہ ہے كہ ياد آنے پراسے ادا كرے) صحيح مسلم حديث نمبر (684) ۔

اورملازمت اورپڑھائي كى كلاسيں وغيرہ كوئي ايسا عذر نہيں جس كى وجہ سے نماز ليٹ كرنا جائز ہوكہ اس كے وقت ميں ادا نہ كى جاسكيں ، اللہ سبحانہ وتعالى نے كچھ لوگوں كى اپنے اس فرمان كے ساتھ مدح كى ہے :

ايسے لوگ جنہيں تجارت اورخريد وفروخت اللہ تعالى كے ذكر سے اورنماز قائم كرنے اور زكوۃ ادا كرنے سے غافل نہيں كرتى ، اس دن سے ڈرتے ہيں جس بہت سے دل اوربہت سى آنكھيں الٹ پلٹ ہوجائيں گى النور (37) ۔

دوم :

جس نے بھی بغیر کسی عذر شرعی کے نماز ادا نہ کی حتی کہ وقت ہی نماز کا وقت جاتا رہا تواس نے ایسی معصیت کا ارتکاب کیا جوایک کبیرہ گناہ ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے کیے پر اللہ تعالی سے توبہ کرے اورآئندہ عزم کرے کہ وہ نماز وقت پرادا کرے گا ۔

اسے بغیر کسی عذر کے نماز ضائع کرنے کےبعد قضاء کچھ فائدہ نہیں دے گی ، لھذا اسے کثرت سے نفل ادا کرنے چاہییں ہوسکتا ہے ان نوافل کی بنا پر اس کے فرائض کی کمی اور نقص پوری ہوجائے ۔

لیکن اگر کسی شخص کی نماز کسی شرعی عذر کی بنا پررہ جائے اورنماز کا وقت جاتا رہے مثلا نیند یا پھر بھول گیا ہو توجب بھی اس کا عذر ختم ہو اسے فورا نماز ادا کرنا ہوگي ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے :

(جوکوئي بھی نماز بھول جائے اسے جب بھی یاد آئے نماز ادا کرنی چاہیے کیونکہ اس کے علاوہ اس کاکوئي کفارہ نہیں) صحیح مسلم ۔

اوراسے نماز بالکل اسی طرح ادا کرنا ہوگي جس طرح وقت میں ادا کی جاتی ہے اس میں نہ توزیادتی ہوگي اورنہ ہی کمی ، اوراسی طرح اس کی ھیئت وصفات میں بھی تبدیلی نہیں ہوگي ۔

حدیث میں ہے کہ قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کرام کا سفر میں نماز فجر کے وقت سوئے رہنے والا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سب لوگ طلوع شمس تک سوتے رہے ۔

ابو قتادہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتےہیں کہ :

(پھر بلال رضي اللہ تعالی عنہ نے نماز کے لیے اذان کہی اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا کیں ، اورپھر نماز فجر ادا اوراسی طرح کیا جس طرح روزانہ کیا کرتے تھے) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولہ : (جس طرح روزانہ کیا کرتے تھے) اس میں اشارہ ہے کہ فوت شدہ کی قضاء اسی طرح ہوگي جس طرح ادا میں ہوتی ہے ۔ اھـ

علماء کرام کے ہاں قاعدہ ہے کہ : قضاء ادائیگی کوبیان کرتی ہے ۔ یعنی عبادت کی قضاء ادا ہی کی طرح ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .